الحمد للّٰہ

کہ داڑھی بڑھانے کا وجوب اور منڈانے یا مقدار شرع سے
زیادہ کتروانے کی حرمت اور اونکی مذمت میں اٹھارہ آیتیں
بہتر حدیثیں ساٹھ ارشادات علما سے کامل تحقیق اور منکرین
کے شبہات کا پورا ابطال ہے

باسم تاریخی

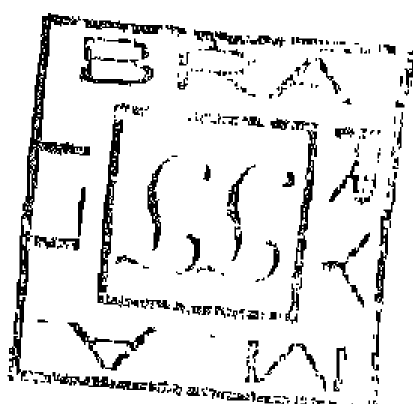
لمعۃ الضحٰی
فی ۱۳ ۱۵
اعفاء اللحٰی ۱۲

تصنیف لطیف امام اہلسنت ناصر شریعت ہادی ملت قامع بدعت
مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ اعلحضرت
سیدنا و مولٰنا مفتی الحاج احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی

متع اللہ المسلمین بطول بقائہ

اور

حکیم ابو العلا مولٰنا مولوی امجد علی رضوی نے اپنے اہتمام سے
مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں چھپوا کر شائع کیا







استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وابید کہتا ہے داڑھی منڈانا حرام نہیں الحرام ما ثبت بدلیل قطعی لاشبہۃ فیہ حرام وہ جسکی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اسکا کہیں حکم ہی نہیں ہے اور امر (اتاخذ اللحی) سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہوتا ہے دشمن نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو پیٹنا ہی پڑا سنن ابی داود میں یوں مروی ہے عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ الخ حدثنا موسی بن اسمعیل وداود بن شبیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ ... ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق بالماء ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وروی عن ابن عباس قال خمس کلہا فی الرأس وذکر فیہا الفرق ولم یذکر اعفاء اللحیۃ قال ابو داود وروی نحو حدیث حماد عن طلق بن حبیب ومجاہد وعن بکر المزنی قولہم ولم یذکروا اعفاء اللحیۃ حاصل اسکا یہ کہ ان نو دس رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر بھی نہ کیا بلکہ اوس کی جگہ مانگ کہ فرمایا اس سے بھی معلوم کہ داڑھی بڑھانا کوئی ضروری سنت نہیں جیسی مانگ کا نکالنا ... اور حدیث مخالفہ ... ضرور ہے ... اعتبار نہیں صحیح ... میں یوں ہے خالفوا المشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحی مخالفت مشرکین کی ... داڑھی خالفوا المشرکین ... مشرکین داڑھی بڑھاتے ...

ہیں پس اونکی مخالفت یہ ہے کہ وہ داڑھی منڈاتے اور بعض منڈاتے ہیں تو اونکی مخالفت یہ ہے کہ بڑھاو پھر حال بڑھانے اور منڈانے والے دونوں خالفوا المشرکین میں داخل ہیں کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہے جس مشرک کی چاہیں مخالفت کریں باقی رہا اسکا جواب وقصوا الشوارب واعفوا اللحی مخفی نہیں ہے کہ انبیا علیہم السلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے واسطے مبعوث ہوئے اسیلیے ہمارے پیغمبر آخر الزمان بھی مبعوث ہوئے اونپر دین کامل اور نبوت ختم ہوگئی الیوم اکملت لکم دینکم اس کے دن ہمنے تمہارا دین تمپر کامل کردیا داڑھی بڑھانا اخلاق میں داخل ہے تو باوجود اسکے کہ قرآن کامل کتاب اللہ کی ہے اخلاقی احکام سے خالی ہے تو دین کامل نہ ٹھہرا لامحالہ کہنا پڑیگا کہ یہ اخلاق میں داخل نہیں اور اس سے ہمارا مطلب حاصل ہوجاتا ہے۔ داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہے یا سنت ہوگا سنت لیکن یہ بھی حد اعتدال تک ہے۔ ریش بایدت دو موئے در سخندان پوشیدہ کہ در سایہ اوبچہ دہر غم گوشہ۔ قول عرب ہے من طال لحیتہ فقد نقص عقلہ بفرض محال تسلیم بھی کرلیں کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈانا حرام ہے تو اوسکا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واذا حللتم فاصطادوا یعنی احرام سے فارغ ہونیکے بعد شکار کرو شکار کرنا صیغہ امر میں فرمایا گیا جو علامت فرضیت ہے لیکن آجتک اسپر عملدرآمد نہ ہوا سبب اس کا یہ ہے کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا ہے کہ جی چاہے تو شکار کرو حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہیں جنکا نہ کرنا موجب عتاب شرعی نہیں فرضیت یا حرمت قرآن ہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا حدیث متواتر یا مشہور ہو حرام فرض کے مقابلہ میں آتا ہے تو جب داڑھی منڈانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا۔

ز قرآن سخن گفتہ ام در حدیث	سر از من نہ پیچید جز اہل خبیث
سخن راست گر تو بگوئی ہے	بدشت حقائق ہیولی ہے
پس اعفاے لحیہ چرا گوئی فرض	نشت را خبائث گر گشت فرض
گر ایدون کہ قرآن ہی کامل است	پس اعفائے لحیہ چرا مضمر است

انتہی۔ یہ قول دلیہ کا کیسا اور داڑھی منڈانے کا حکم کیا ہے بینوا توجروا۔

فتوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدٰنا للاسلام ووفقنا لاقتفاء اٰثار انبیائہ الکرام واجتناب اقذار للفرق الانجاس الارجاس اللئام وافضل الصلوات والسلام علی سید الھادین الی سبل السلام الذی اوتی القراٰن ومثلہ معہ فی احکام الاحکام وان رغم انف الملحدین فی الدین الماردین الطغام وعلی اٰلہ واصحابہ المتأدبین باٰدابہ الذین اجلوا بالقتل والاسر والھدم الرکی علی الجمع المقبوح المنبوح المحلوق اللحی من علوج الاردام ومجوس الاعجام فصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب واٰلہ مظاھر جمالہ وعلینا معھم الی یوم القیام۔

الجواب

رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون قال ربنا تبارک وتعالٰی واعرض عن الجٰھلین جاہلوں سے مونھ پھیرے ولید بلید جس کی علمی لیاقت پر ماشاء اللہ خود اسی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ (۱) خاک بر سر مضامین الفاظ تک ٹھیک نہیں نثر تو نثر اشعار نظم پیروین (۲) عبارت ماثبت ترکہ ترجمہ جس کی حرمت (۳) اصل عبارت خود مصر مقصود کہ ترک حلق یقیناً قطعاً متواتر بلکہ ضروریات دین سے ہے (۴) ترجمہ دیکھیے تو دور موجود کہ حرام کی حدیث حرمت ماخوذ (۵) سنن ابی داود شریف سے نقل میں عجب مضحکہ خیز جہل وسفاہت کچھ از روئے چالاکی کچھ براہ جہالت۔ اصل حدیث حسن متصل مسند کہ نہ صرف سنن ابی داود بلکہ صحیح مسلم وسنن نسائی وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومسند امام احمد وغیرہا اجلہ کتب معتمدہ مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں دس چیزیں ہیں اصل فطرت شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والتحیۃ سے ہیں ازانجملہ لبیں کتروانی اور داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج فرمایا امام ابو داود نے سکوت کیا امام ترمذی نے یہ حدیث حسن کہا اسکی وقعت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی بتائی ہوئی (ام المومنین م کس کا ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم)

دوسری حدیث کہ خود نفس اسناد مین امام ابوداؤد نے اوسکی سند مین ارسال یا انقطاع کا پتا بتایا تھا ابھی
تک یہ کہتے ہین تو مرسل ہوتی ہو صحابی تک پہنچا دیے ہین تو منقطع ہوئی جاتی ہو ناقل عاقل ابتدا
سے اوسکی سند نقل کر لایا جب اسپر آیا صاف قطع کرکے الی آخرہ کا پردہ چھپایا حالانکہ اہل علم کی
نزدیک اسیقدر نقل اوسکا حال جاننے کو بس تھی ارسال و انقطاع سے قطع نظر کیجیے خود سند مین
سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن جدعان شیعی ضعیف واقع اصل عبارت سنن ابی داود یہ ہو حدثنا
موسی بن اسمعیل وداود بن شبیب قالا ثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال
موسی عن ابیہ وقال داود عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وزاد والختان اھ
(۶) پھر اس حدیث کو اوسکے مخالف سمجھنا کیسی جہالت ہمزہ آہین تو خود من تبعیضیہ موجود ہو
کہ فرمایا خصال فطرت سے بعض چیزین یہ ہین خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہین تو داڑھی بڑھانیکا
یہین ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہوسکتا ہو اور یہ تو جاہلون سے کیا کہا جائے
اہل علم جانتے ہین کہ ایسی جگہ عدد مین بھی حصر مقصود نہین ہوتا بلکہ اعانت ضبط وحفظ کے لیے
صرف مذکورات کا شمار کرنا و لہذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی ختان وانتضاح کو بھی
خصال فطرت سے مانتے ہین اور حدیث اول کو باآنکہ اوسمین عدد مذکور ہو اسکا نافی نہین
جانتے عشر من الفطرۃ نہین الفطرۃ عشر ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا و لہذا امام ابن العربی
نے شرح ترمذی مین خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا اتحاف السادۃ المتقین مین ہو وذکر
العدد لیس بحجۃ لانہ اقتصر فی حدیث ابی ہریرۃ علی خمس وفی حدیث ابن عمر علی ثلث وفی حدیث عائشۃ
علی عشر مع ورود غیرہا وقد تقدم انہا ثلثۃ عشر واوصلہا ابوبکر بن العربی الی ثلثین فتاوی فقیر کے
مجلد رابع مین مسئلہ وجوہ افضلیت حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور تفصیل بازغ دیکھنی
ہو تو فقیر کا رسالہ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص ملاحظہ کیجیے حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی فرمایا فضلت علی الانبیاء بست مین چھ باتون مین تمام
انبیاء پر فضیلت دیا گیا مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کبھی فرمایا اعطیت خمسا لم
یعطہن احد من قبلی مجھے پانچ چیزین وہ عطا ہوئین کہ مجھ سے پہلے کسی

علی ضعیف من الرابعۃ ۱۲ التقریب سلمہ مجہول من الثالثۃ ۱۲ التقریب سلمہ مقبول من الثالثۃ ... ۱۲ منہ

کونہ ملیں الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایک حدیث میں ہے فضلت علی الانبیاء بست
میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
ان جبریل بشرنی بعشر لم یؤتهن نبی قبلی جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے
کسی نبی کو نہ ملیں ابن ابی حاتم و عثمان الدارمی و ابونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حاصل یہ کہ ان سب احادیث میں تصریح عدد کرے وہ بھی مختلف ہیں کسی میں کچھ فضائل شمار
کیے گئے کسی میں کچھ کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائیں گی یاد رہا اس میں حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفضیلاتیں منحصر حاش للہ اونکے فضائل نامقصور اور فضائل غیر محصور
بلکہ حقیقۃ ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں حضور اطلاقاً انہیں تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ اجمعین پر
تفضیل تام و عام و مطلق ہو کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں ملا اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا ع
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ہے بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا اس کے ہاتھ سے
ملا اسکے طفیل میں ملا کس کا پرتو ہے ملا اوسی اصل ہر فضل و منبع ہر جود و سرچشمہ وجود
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ع فانما اتصلت من نورہ بہم ہ انما مثلوا صفاتک للناس کما
مثل النجوم الماء ۸ یہ تقریر فقیر نے بیان اس لیے ذکر کی کہ حدیث خمس من الفطرۃ یا الفطرۃ
خمس یا قول ابن عباس خمس کلہا فی الراس دیکھ کر بعض [illegible] کو سودا نہ اوٹھے

(۷) کمال سفاہت یہ کہ ایک سند کے سب راویوں کو جدا جدا شمار کرکے کہلاتا ہے کہ یہاں
نو دس رواۃ نے یوں روایت کی حالانکہ سلسلہ سند میں اگر ایک ہزار راوی تک
عدد رواۃ پہنچے تو وہ ایک ہی راوی کی روایت ہے ان میں تعدد نہیں ہو سکتا جب تک ہر طبقہ
واحدہ میں متعدد راوی نہ ہوں اور سند عالی سے نازل اشرف ہو خصوصاً اگر ہر طبقہ
جو کثرت رواۃ سے ترجیح مانتے ہیں حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل وہ تو چیز گرمی کہ یہ شخص خود
تک کوئی مستقل نہ کہا تھا اور نہ آپ سمیت کوئی بیس چالیس گن دیتا کہ اتنے راویوں
نے اعفاء ذکر نہ کیا۔

(۸) کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو اپنی ہی نقل کردہ عبارت دیکھتا کہ ابوداود نے لم یذکر اعفاء اللحیۃ بصیغہ
واحد فرمایا ہے کہ اس راوی نے اعفاء لحیہ کا ذکر نہ کیا یا لم یذکروا بصیغہ جمع۔ ناصرا اپنی نقل میں

جو لم یذکر و اعفاء اللحیۃ واقع ہوا واؤ عاطفہ کو واؤ جمع سمجھا اور سابق و لاحق کے تمام صیغ مفردہ ذکر
زادہ قال لم یذکر سے آنکھیں بند کرکے صاف لم یذکروا بنا لیا کہ تمام رجال سند کو شامل ہو

(۹) لطیفہ تیرہ یہ کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانیکا ذکر نہ کیا بے علم بیچارہ تو لفظ کے معنی بھی نہیں جانتا اور ناحق و نادر و آثار موقوفہ و مقطوعہ کو قول رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ٹھہرائے دیتا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی ہیں اور مجاہد و بکر و طلق تابعین یہ آثار خود انھیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد تشبیہ طلق سے انکا قول بھی دونوں طرح مروی ہوا ان کی سند صحیح اون سے دس کامل روایت کیں جنمیں و توفیر اللحیۃ موجود ہے۔

(۱۰) لطیفہ یہ کہ ان سب نے اوسکی جگہ مانگ کی روایت کی اللہ اللہ اتنا بے ادراک اور ایسا بے باک ذرا کسی ذی علم سے عبارت ابی داود کا ترجمہ کرا کر دیکھے کہ وہ مانگ کا ذکر صرف اثر ابن عباس میں بتاتے ہیں یا ان سب کی روایت ہی ٹھہراتے ہیں بے علم کے نزدیک کیا عدم ذکر اعفاء لحیہ کے معنی ہی یہ ٹھہرے ہیں کہ اوسکی جگہ مانگ کا ذکر کیا

(۱۱) جب جہالت کی یہ حالت تو اسکی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل پر فرق و اعفا کا ذکر شمار میں متبادل سمجھکر دونوں کا حکم یکسان ٹھہرا دیا ایسا ہوتا جب بھی تو اوسکا حاصل صرف اتنا نکلتا کہ جس بات کا بیان مذکور ہو یعنی خصال فطرت سے ہونا اسمیں دونوں شریک ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکسان ہیں عمدۃ القاری و فتح الباری و ارشاد الساری شروح صحیح بخاری وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے واللفظ للخطیب ہذہ الخصال منہا ما ہو واجب کالختان وما ہو مندوب ولا مانع من اقتران الواجب بغیرہ کما قال تعالی کلوا من ثمرہ اذا اثمر وآتوا حقہ یوم حصادہ فالایتاء واجب والاکل مباح۔

(۱۲) پھر چالاکی یہ کہ اسکے متصل جو امام ابو داود نے دوسری حدیث مرفوع حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ایک اثر امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں بھی داڑھی بڑھانا شمار فرمایا اوسے بالکل ہی اوڑا گیا عبارت سنن یہ ہے و روی فی حدیث محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و اعفاء اللحیۃ وعن ابراہیم النخعی

نحوہ و ذکر اعفاء اللحیۃ و الختان (۱۳) کمال جہالت دیکھیے کہ اپنے مقام اجتہاد سے تنزل کرکے داڑھی بڑھانیکو فرض منڈانے کو حرام تسلیم کرتا اور اس تسلیم کی تقدیر پر امر اباحت کیلئے
 سے جواب دیتا ہے بے عقل سے کون کہے کہ جب حرمت تسلیم پھر اباحت کہاں (۱۴)
(۱۵-۱۶) اللہ عزوجل کے پاک مبارک رسولوں سے استہزا انھیں بے اعتدالی کا مرتکب بتانا
شرع مطہر کو بے اعتدالیوں کا پسند کرنے والا ٹھہرانا سیدنا موسیٰ کلیم اللہ و ہارون نبی اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کی نسبت یہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے بڑی داڑھی الخ ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کی ریش مطہر بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جانکر پھر وہ ناپاک ملعون شعر وہیں بال بر اعتدال بند
اور شریعت و انبیا کو بڑھانا پسند ان باتوں کا جواب کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے مگر صبح
قیامت قریب ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؁ قل اباللہ و اٰیٰتہ
و رسولہ کنتم تستہزءون ○ والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم
تنبیہ سبیل وجہالت و شیوۂ جاہلیت و بیقیدی و جرأت کی یہ نوبت تو کلام و خطاب کا کیا محل
اور حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا اُمید مگر قرآن عظیم نے جہاں اعراض کا حکم بتایا فاصدع
بما تؤمر و لتبیننہ للناس بھی ارشاد فرمایا لہذا ایضاح حق و ازاحت باطل و استیصال
شبہات و استحصال دلائل کے لیے یہ چند تنبیہیں مکتوب اور مسلمانوں کے حق میں حضرت
حق سے حق پر استقامت مطلوب و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب تنبیہ اول
مسلمانو تمہارے رسول اکرم سید عالم عالم العلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب عزوجل نے علم
اولین و آخرین عطا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن عظیم اُتارا تبیانا لکل
شیء ہر چیز کا روشن بیان تفصیل کل شیء ہر شے کی کامل شرح ما فرطنا فی الکتب من
شیء ہم نے کتاب میں کچھ اوٹھا نہ رکھا۔ اس میں تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلا
ابدا جمیع کوائن و حوادث بالاستیعاب موجود ہیں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور
پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم قرآن
اس میں خبر ہے ہر اوس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اوس شے کی جو تمہارے بعد ہے
اور حکم ہے ہر اوس امر کا جو تمہارے درمیان ہے رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عباس

ع ذکرہ الامام السیوطی [illegible] الاتقان [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اگر میرے اونٹ
کی رسی گم جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی
الاتقان امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لو شئت لاوقرت من تفسیر فاتحۃ
سبعین بعیرا میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروا دوں۔ ایک اونٹ کتنے من بوجھ
اٹھاتا ہے اور ہر من میں کتنے اجزا حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جز آتے ہیں یہ فقط سورہ
فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی پھر یہ علم علی ہوا جسکے بعد علم عمر اور اسکے بعد
علم صدیق اکبر کا پایہ ہے وہ سب مجتمع ہو کر علم کے تو حصہ لیکن کان ابوبکر اعلمنا ہم
میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غرض قرآن عظیم و
فرقان کریم میں سب کچھ ہے جتنا علم اونچا ہے اسی قدر فہم اسی قدر علم وتلک الامثال نضربها
للناس وما یعقلها الا العالمون کہا تبیین ارشاد تو سب کیلئے ہوئی ہیں پر انکی سمجھ اون میں
کو ہی جو علم والے ہیں پھر علم کے مدارج بے حد متفاوت وفوق کل ذی علم علیم یا علم امکان میں
نہایت نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات والتحیات ہے لہذا ارشاد ہوا
انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ تو حضور کا جو کچھ علم جو کچھ دیا ہے کچھ بھی
ہے کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے ان الی ربک المنتھیٰ سب قرآن عظیم میں ہے ان
معلوم ہی تھی اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم کو تمام و شامل ہو جانا کہ
آخر زمانہ میں کچھ بددین مکابر بدلگام فاجر ایسے پیدا ہونے والے ہیں کہ ہمارا جو علم اپنی اندھی آنکھوں
سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہو جائیں گے بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه ولما یأتهم
تاویله کذلک کذب الذین من قبلهم فانظر کیف کان عاقبة الظلمین لہذا حضور
پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثله معه الا یوشک
رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه
وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کیساتھ اوسکا مثل خبردار
نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو
حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اوسکی مثل ہے جو اللہ نے حرام

فرمائی رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداود والترمذی وابن ماجۃ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن
معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ
یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ خبردار
میں نہ پاؤں تم میں کسیکو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اوسکے پاس آئے
جسکا میں نے امر فرمایا یا اوس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائینگے
اوسکی پیروی کرینگے رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صلاۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا ایحسب
احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ہذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت
ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے یہ گمان کرتا ہے
کہ اللہ نے یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دئیے
اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ
بیشتر ہیں رواہ ابوداود عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منکر کا داڑھی بڑھانے
کے حکم کو کہنا قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بنا پر احادیث صحیحہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو یہ کہکر رد کردینا کہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا وہی پیٹ بھرے
بیفکرے بے نصیب بہرے کی بات ہے جسکی پیشین گوئی حضور عالم ماکان وما یکون فرما چکے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچ فرمایا رب عز وجل نے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک
فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما قرآن
عظیم قسم کھاکر فرماتا ہے کہ اونہی جبتک تیری باتیں دل سے نہ مانیں ہرگز مسلمان نہ ہونگے طوطے
کی طرح زبان سے لا الہ کہہ لئے جانے کیا ہوتا ہے۔

تنبیہ دوم مسلمانو یہ گمراہ قوم جنکی پیشین گوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے
منکر نہیں بلکہ حقیقۃً قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص و نا تمام بتانے
والے ہیں حدیثیں تو یوں چھوڑیں کہ انبیا صرف درستی اخلاق کے لئے آتے ہیں جو خود شریعت
کی باتیں اخلاق سے ہوتیں تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ تو ان اخلاقی احکام سے

خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے جب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں یوں رد ہونگی تو دین
پھر اور کسکی بات کا کیا ذکر فقہائے حدیث اصحاب مذاہب متبوعین اب کس گنتی میں رہے اصحاب حدیث و فقہ
جنکی صاف صریح تصریح کتاب اللہ میں ہی اون کے سوا صد ہا اخلاق سے [illegible]
و اخلاق کے ہزاروں احکام جنہیں کوئی نہ کوئی آیت نہ بتا سکے [illegible]
مہمل و معطل اور تمامی دین باطل و مختل مثلاً مردوں کا داڑھی [illegible]
کنگھی کر کے ہاتھ پاؤں میں مہندی رچا کر زنانے کپڑے پہنے بیٹھنا [illegible]
تک چڑا کر بیٹھی ہی نہیں کمر ہزاروں کے مجمع میں ناچنا [illegible]
اعضائے رجولیت کٹا کر مخنث بننا ناک ہرا [illegible] رکھنا [illegible] کسی صورت میں منع آیا ہے
وعلی ہذا القیاس ہزاروں افعال وسواس خناس. اب منکر سنگہر سے پوچھا جائے کہ ان افعال
ان کے امثال کو معاذ اللہ شریعت اسلام میں حلال بتا کر دین کو عیاذاً باللہ مخنث بیہودہ [illegible]
بنائیگا یا شرعی حرام ٹھہرا کر نفس قرآن سے خالی یا کرے معاذ اللہ قرآن عظیم کو ناقص [illegible]
بنائیگا ایسے حضرات کی تمام جدید تحقیقات خفیہ کا اندرونی بخار وہی پادریوں کو خوب اعانت
دینا اور دین متین کا مضحکہ اڑانا ہوتا ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون بہت اچھا اگر
داڑھی منڈانا حرام نہیں کہ قرآن عظیم میں اسکے احکام نہیں تو جہان اسپر عمل ہے
پوری شرافت کے افعال بھی برت کر دکھا دیں کہ انکی تحریم بھی قرآن عظیم میں [illegible]
ہی لگائے نہ کھائے کہ دین پھر کے کامل مومن کہلائے اچھا کسی قرآن مجید میں ناک
کٹانا بھی حرام نہیں لکھا الانف بالانف میں دوسرے کی ناک کاٹنے پر سزا ہی قطع کرانیکا
ذکر کیا ہے ایک کاٹ کر دوسری کہاں سے لائیگا کہ الانف بالانف کا محل پائیگا
جہاں داڑھی منڈالی ہے یہ اونچی کوٹ آنکھوں کی اوٹ جس نے ناحق چہرہ ناہموار کر رکھا ہے
اسے بھی و صفا بتائیں لوگ چار ابرو کا صفایا ہوتے ہیں یہ پانچوں انگا کٹ ہوا ہیں
خیر آپ اسپر عمل نکریں مگر آپ کی تحریر تو ضرور یہ حکم لگا رہے گی کہ دین اسلام [illegible]
ناقص دین ہے کہ جس میں ناک کٹانا حرام نہیں یا قرآن عظیم ایسی کتاب ہے جسے [illegible]
الزام نہیں تنبیہ سوم منکر سنگہر کا اثبات حرمت میں قرآن عظیم کے ساتھ حدیث [illegible]

اب یہ دینا محض بیکار ہی دینا ساری یا عجب کہ مانند ناقص یادی ہو ہم پوچھتے ہیں جو کسی حدیث
متواتر یا مشہور میں آسکے قرآن عظیم میں بھی موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو حدیث کی کیا حاجت اور
اس تردید سے کیا منفعت اور اگر نہیں تو اب پوچھا جائیگا کہ وہ حکم داخل اخلاق ہو یا نہیں اگر
ہے تو قرآن عظیم احکام اخلاق سے خالی اور دین معرض نقص و بیکاری۔ اور نہیں تو تمہارا مطلب حاصل
کہ ایسے حکم کا شرعی ہونا باطل ہے تو مچھلی کا سا شکار سبھی حرمت فرضیت کسے کہی سبحان اللہ
دیکھنے ہیں کہ ان حضرات کے تمام خیالات کا حاصل بے حاصل وہی ابطال شرع مطہر و اکمال
بیقیدی ازلی نیچری ہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
ششم پہارم بعینہ اسی دلیل سے اجماع بھی باطل پھر قیاس کی کیا گنتی [illegible]
منکر نے اذا حللتم فاصطادوا سے ایکا جواب بھی گڑھ دیا ہے امر میں بھی احتمال تھا مگر یہ مسلم کہ
یہ اور نہیں احکام میں ہو جنکا ذکر تا عقاب بر کنار جب عتاب بھی نہیں پھر ایک ہی جاتا فقرہ
تمام نواہی [illegible] کہ یہ کیا ہیں ہو کہ جسطرح امر بھی اباحت کیلیے ہوتا ہے یونہی نہی بھی ارشادی ہوتی
ہے غرض ایک ہی کرشمے میں شریعت محمدیہ کے تمام اوامر و نواہی بیکار معطل ہو کر [illegible]
انسانی آزادی اسکی منادی تہذیب ہمدانیان کی عادت مگر افسوس ہے [illegible] عقل سے
[illegible] سمجھے کہ آزاد ہوئے اور حقیقت دیکھو تو برباد ہوئے اللہ واحد قہار کی بندگی تو سر سے اتار
ابلیس لعین کا پٹکہ گلے میں ڈال لیا بندگی تو بہرحال رہی ہمسری نہیں ابلیس کی ہی (۶) یہیں کا ذکر
[illegible] مخالفت مشرکین کے معنی اپنا اور داڑھی سے [illegible]
دونوں میں مخالفت بتانا کام پاک حضور سید لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نکالا استہزا
مسخر ہو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد اطہر اور ایک ناپاک
بے تہذیب اور اسکا کہنا کہ فیہ نظر [illegible] سے ہو گیا [illegible] ذلیل سا
عقل و فہم [illegible] کا شیوہ دکھانا۔ الا وہ بتائیں کہ ان احکام [illegible] مخالفت مشرکین کا
مطلب سمجھیگا کہ مشرکین روٹی کھاتے ہیں تم بھوکے رہو وہ پانی پیتے ہیں تم پیاسے مرو حالانکہ
مشرکین شعار مشرکین ہی ہے یہ کہ کوئی مشرک ہمارے بعض افعال اختیار کرلے یا جس فعل کو ہماری
شرع مطہر نے پسند فرمایا وہ کسی فرقہ مشرکین کا بھی واقع ہو تو ہم چھوڑ دیں ثانیا [illegible] ہی مراد

ہوتے تو معاذ اللہ حکم کسقدر فضول ومہمل تھا جو بات ایک کام کرو تو بھی حاصل نہ کرو تو بھی حاصل
اوس کے لیے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل ثالثاً ترجیح بلا مرجح اسکے عکس کا کیون نہ حکم ہوا
کہ خلاف مشرکین او منڈن ہی تھا رالیا بلکہ ترجیح مرجوح کہ داڑھی منڈے مشرک ہندون
کی راہ دور ایران وغیرہ مین تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن مین اپنے ہی شہرون
مین تو خلاف مشرکین او نہین کے خلاف مین ظاہر ہوتا یون تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا
تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف مذہبی نہ سمجھتا بلکہ قومی و ملکی کہ اس ملک کے مسلمانون کا فرسب
کو اپنی خلاف دیکھتا۔ حاشا اللہ اکبر اگر حدیث فقط اسقدر ہوتی کہ خالفوا المشرکین
کا خلاف کیجئے تو شاید یہی بیچے جنون کیچے جھوٹی کو ایسے جنون جاگتے بجون سے بچا لیتے
مگر حدیث مین تو صراحۃً خود اُس خلاف کی شرح فرمادی تھی کہ احفوا الشوارب واعفوا اللحی
مشرکین کا یون خلاف کرو کہ لبین ترشواؤ اور داڑھیان بڑھاؤ اس کے یہ معنی لینا کہ جائے
ان کا خلاف کرکے بڑھاؤ خواہ ان کی مخالفت کرکے منڈاؤ کیسی کھلی تحریف اور کیسا صریح
استہزا ہے اللہ اکبر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم جس طرح عجائب قرآن عظیم غیر
متناہی ہین یونہین عجائب حدیث کی حد نہین کریمہ لا تزر وازرۃ وزر اخری وما
کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی نے شمار فرمایا
کہ دونون جملے دو مشکل مسائل مختلف فیہما کا فیصلہ فرماتے ہین پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور
دوسرا مسئلہ اہل فترت پر دلیل شافی ہے ان دونون کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظم قرآنی کے
عجائب دقیقہ سے ہے ذکرہ فی رسالتہ فی الابوین الکریمین فقیر کہتا ہے امام احمد و طبرانی نے وضیا
ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین
تسرولوا واتزروا وخالفوا اهل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اهل الکتاب پاجامہ
پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو اور لبین ترشواؤ اور داڑھیان وافر کرو
یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ یہود و نصاریٰ کے یہان ستر کچھ ضروری نہین اون کی قومین
وہانتک ننگے نہانے کی عادی ہین حدیث مین ان دو جملون کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسے گمراہون
گمراہ پرستون کے جنون کا کافی علاج ہے جسطرح داڑھی مین مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی

برانے یوں ہین پاجامہ وتہ بند مین ہی مطلب پہنانے کہ اہل کتاب ستر عورت کرتے
ہی ہین تو چاہیے اوس عادت کا خلاف کرکے پاجامہ پہنو چاہیے اسکی مخالفت سے
ننگے پھرو اور پورے مہذب جنٹلمین بنو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون تنبیہ ششم فرض و واجب اسیطرح حرام و مکروہ تحریمی مین فرق دربارۂ اعتقاد ہے کہ
فرض و حرام کا منکر کافر ہوتا ہے نا مطلقا کما علیہ ظواہر کلمات الفقہاء الاجلاء او علی التفصیل فیہ
کما علیہ الاعتقاد بخلاف اخیرین۔ مگر عمل مین دونون کا ایک حکم مخالفت مین گناہ و اثم
امتثال مین رجائے ثواب خلاف مین استحقاق غضب و عذاب [illegible] یہ فقہی کل کتاب
اہل اسلام اسیقدر رب کے غضب سے ڈرتے ہین اور ان گمراہان کی چرب زبانیون پر توجہ
نکرین بالفرض اصطلاحات فقہی مین حرمت یا رحم کا اطلاق نہ ہو تو یہ فرق اصطلاحی تمہارے
کس کام آئیگا جبکہ غضب جبار و عذاب نار کا استحقاق بہر حال موجود والعیاذ باللہ العفو الودود
یقین جانو اوس دن کوئی دارھی منڈا واحد قہار کے حضور [illegible] نہ بخشیگا وہ آپ اپنی
بھڑکائی آگ مین جلے بھنیگا آئندہ اختیار بدست مختار مسلمانو اسکی ایک مثال یہ ہے کہ کوئی
گندہ ناپاک جنس [illegible] کہا جائے تو (..) کہتا ہے کہ
اسے (..) نہین کہتے یہ [illegible] کہا جائیگا کہ [illegible] طرح
تیرے منہ مین تو گندگی رہی مسلمانو مکروہ تحریمی گناہ صغیرہ ہے مگر ہر صغیرہ بعد اصرار کبیرہ اور
ہلکا جانا تو ہی خود اشد کبیرہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین
لا صغیرۃ مع الاصرار رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما [illegible]
[illegible] حرام حرام کی اصطلاح [illegible] ہین جب تو
اذا حللتم فاصطادوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

قریب ہے یا حلت سے نزدیک۔ بسلما فوراہ قریب سے دور کا لا نعز نکو بااللّٰہ الغرور
یہ ان قائل صاحب کا محض افتراے گندہ و ایجاد بندہ ہے آجتک جہان مین کسی عالم نے
مکروہ تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہین حضرات شیخین و امام محمد رضی اللہ
تعالیٰ عنہم مین یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ انکے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور اونکے
نزدیک قریب بحرام تنویر الابصار وغیرہ عامۂ اسفار مین ہے کل مکروہ حرام عند محمد و عندہما
الی الحرام اقرب اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک ہے خود
امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ناقل کہ اونھون نے امام
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی اذا قلت فی شئی اکرہہ فما رأیک فیہ جب آپ کسی شے
کو مکروہ فرمائین تو اوسمین آپکی رائے کیا ہوتی ہے قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکرہ فی رد المحتار
عن شرح التحریر للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تنبیہ تفہیم آیات قرآنیہ
مین حق نے فرمایا ہے اندھے نہین ہوجاتے فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور کچھ
یہی نہین کہ آنکھین ہی اندھی ہوتی ہین بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین۔ ان بے بصیرون
کو اگر کبھی کھلی آنکھون سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوئی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی
طرف ارشاد اوسمین ایک دو نہین بلکہ بکثرت آیات کریمہ مین موجود ہے اسمین دو طریق ہین
اول طریق عموم یہ دو وجہ پر ہے وجہ اول کہ صحابہ کرام و ائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسکا
مقام مین استدلال فرماتے ہے آیت ۱ قال اللہ عز و جل ما اتاکم الرسول فخذوہ
وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ جو کچھ یہ رسول کریم تمھین دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے
باز رہو آیت ۲ قال تعالیٰ قل اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
اے نبی مومنین سے فرما دے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اوسکے رسول کی اور اپنے
علما کی آیت ۳ قال عز و جل من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ ۝ جو رسول کے فرمانے
پر چلا اوس نے اللہ کا حکم مانا۔ رب تبارک و تعالیٰ ان آیات اور انکے امثال مین نبی کا حکم
بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث مین
ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہین جو اخلاقی حکم حدیث مین ہے کتاب اللہ اوس سے ہرگز خالی

نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو احمد و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن
ماجہ سب ائمہ اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے
فرمایا لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ اللہ کی
لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور مونھ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی
کے لیے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سنکر ایک
بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر
لعنت فرمائی فرمایا مالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن ھو فی کتاب اللہ
مجھے کیا ہوا کہ میں اوس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی
اور جسکا بیان قرآن عظیم میں ہو اون بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اسمیں
کہیں اسکا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو بیشک اوسمیں ضرور
پاتیں اما قرأت ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا کیا تم نے یہ آیت نہ
پڑھی کہ جو رسول تمہیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اونھوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانہ
قد نھی عنہ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا منکر دیکھئے کہ اوسکا
خیال وہی اون بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا جواب ہے
ہاں یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین و ثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام
نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں بہرحال انکی فضیلت قبول حق پر
باعث ہوئی سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اسی حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتی ہیں کما رواہ البخاری من طریق عبدالرحمن بن عابس عنہا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اب یہ نادان
گذارش کرنی چاہیے کہ ہم ولا ہوائی زن زن بیا موزت ولکن الہدایۃ لیس الینا انما ھو بالفضل من المولیٰ
تعالیٰ ہے ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے
جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دونگا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنا کیسا حکم ہے
فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا اللہ عزوجل نے
تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو وحدثنا سفیان بن عیینہ عن عبدالملک بن عمیر عن ربعی بن حراش

عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر
وعمر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو
کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہوں گے ابوبکر و عمر وحدثنا سفیان بن مسعر بن کدام عن قیس
بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور رواہ
ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انھوں نے احرام باندھے ہوئے
کو قتل زنبور کا حکم دیا ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان و جہ ثانی ۔ اقول وباللہ التوفیق اللہ
عز جلالہ جل ذکرہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم
الاخر وذکر اللہ کثیرا ۰ البتہ بیشک تمہارے لیے رسول اللہ کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے
ہر اوسکے لیے جو ڈرتا ہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ کو اس آیہ کریمہ میں اللہ
جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے طریق وروش پہ چلنے کی ہدایت فرمایا اور
مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانیگا جسکے دل میں ہمارا خوف
ہماری یاد تم سے امید قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق مخالف حتی کہ نصاری و یہود
مجوس ہندو تمام عالم جانتا ہے کہ ان سرور جہان و جہانیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت
دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جسپر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی ہدایت
فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف کے گنجائش نہ پائی۔ ہم یہاں بعض احادیث حلیہ کریمہ یاد کریں
کہ ذکر حبیب انیس عاشقین و سرور جان و شادابی دل و سیرابی ایمان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حدیث ۱ - جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کثیر شعر اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر تھے رواہ مسلم
وعندہ عند ابن عساکر کثیر شعر الراس واللحیۃ حدیث ۲ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخما مفخما یتلالؤ وجہہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر ازہر اللون واسع
الجبین کث اللحیۃ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے
چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی رواہ الترمذی
فی الشمائل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب ورواہ ایضا الرویانی والبیہقی فی الدلائل

(رواہ ابن عساکر فی التاریخ) حدیث ۳ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں بابی
وامی کان ربعۃ ابیض مشربا بحمرۃ کث اللحیۃ میرے ماں باپ اون پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ
جسمیں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث
۴ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضخم الہامۃ عظیم اللحیۃ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی رواہ البیہقی
حدیث ۵ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ابیض اللون مشربا بحمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی
آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی حدیث ۶ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس قواما واحسن الناس وجہا واطیب الناس ریحا والین
الناس کفا وکانت لمتہ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملأت من ہہنا الی ہہنا وامر یدیہ علی
عارضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر چہرہ تمام عالم
سے خوبتر مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لو تک
(پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کرکے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھرے ہوئے
تھی حدیث ۷ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر المآقی اہدب الاشفار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا منہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کوؤں میں سرخی پلکیں دراز رواہما ابن عساکر (تکملہ)
امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں کث اللحیۃ تملأ صدرہ ریش اطہر گھنی سینہ
منور کو بھرے ہوئے یہاں سینہ سے مراد اوسکا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے کما صرح بہ الشیخ
وہذا الواضح الصراح اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی محبوب و پسندیدہ ہو جب تک اوسکا التزام
ضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کے لیے گاہ گاہ ترک بھی فرما دیتے یا قولاً تقریراً جواز ترک بتا دیتے
اس لیے علماء کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیانا اضافہ کیا یعنی جسے سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرما دیا ہو ولہذا محققین فرماتے ہیں
کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہو محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں

فرماتے ہیں عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب نیز باب الاعتکاف میں فرمایا ترد ہ المواظبۃ المقرونۃ
بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکار علی من لم یفعلہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم کانت
دلیل السنۃ والا کانت دلیل الوجوب - دوم طریق خصوص اسمین بھی بحمد اللہ تعالی
فیض جلیل قرآن جلیل و آیات کثیرہ بعد دلیل ہے فاتض برکات ہیں یا اقول باللہ التوفیق
نصیص طریق وجہ عدید ہ کہنا ہوں جن مین اعفاء لحیہ کا امر یا طلب یا اوسکے خلاف پہ وعید
یا مذمت ثابت ہو وجہ ثالث آیت ۵ قال تعالی و تقدس و ان یدعون الا شیطانا
مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنہم
ولامنینہم ولامرنہم فلیبتکن اذان الانعام ولامرنہم فلیغیرن خلق اللہ کافر
نہین پوجتے مگر شیطان سرکش کو جسپر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا مین ضرور تیرے بندونگا
تیرے بندون مین سے اپنا ٹھہرا ہوا حصہ اور مین ضرور انہیں بہکا دونگا اور ضرور انہیں امیدین
مین ڈالونگا اور ضرور انہیں حکم دونگا کہ وہ چوپایون کے کان چیرینگے اور بیشک
انہیں حکم دونگا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑینگے - یہی وہ آیۂ کریمہ ہے جسکی رو سے حضور پرنور
سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے زنان مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اوسکی علت یہی خدا
کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی بعینہ یہی کیفیت داڑھی منڈانے کی ہے مونچھ کے بال انبوہ والیان تغییر
خلق اللہ کرتی ہیں یہ ہین داڑھی منڈانے والے تو یہ سب بھی فلیغیرن خلق اللہ مین داخل
اور شیطان کے محکوم اور اللہ و رسول کے ملعون ہین امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط
التنزیل مین زیر آیۂ کریمہ فرماتے ہین یستدل بالآیۃ علی تحریم الخصاء والوشم وما یجری مجراہ من الوصل
فی الشعر و برد الاسنان والنمص وہو نتف الشعر من الوجہ تفسیر مدارک شریف مین ہے فلیغیرن
خلق اللہ بالخصاء او الوشم او تغییر الشیب بالسواد او التخنث اہ باختصار شیخ محقق اشعۃ اللمعات
مین زیر حدیث مذکور المغیرات خلق اللہ فرماتے ہین علت در حرمت مثلہ و حلق لحیہ و امثال آن
تغییر خلق است - وجہ رابع آیت ۶ قال جل مجدہ ذلک ومن یعظم شعائر اللہ
فانہا من تقوی القلوب بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الہی کی شعارون کی تو وہ
دلون کی پرہیزگاری سے ہین آیت ۷ قال عز شانہ یایہا الذین امنوا لاتحلوا شعائر اللہ

اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرالو دین خدا کے شعاروں کو۔ کچھ شک نہیں کہ داڑھی شعار دین اسلام
سے ہے امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں
انہ شعار الدین کالکلمۃ وبہ تمییز المسلم من الکافر جب ختنہ حالانکہ امر مخفی ہے مثل کلمہ طیبہ کے شعار
دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا یہانتک کہ مسلمانان ہند نے اوسکا نام ہی مسلمانی
رکھ لیا تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اوسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولی شعار اسلام وما بہ الامتیاز
کہلانے کے قابل ہے اور بعض کفار کا اوس میں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جس طرح ختنہ
کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھیے ہدی ونذر کے جانور ان
ہدی میں کہ حرم محترم کو قربانی کے لیے بھیجے جاتے ہیں انھیں شعائر الٰہی فرمایا حالانکہ
تمام مشرکین عرب اس فعل میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بیشک
یونہی ہے تو بحکم قرآن اوس کے ازالہ کو حلال ٹھہرانا حرام اور اوسکی تعظیم تقوائے قلوب کا کام
وجہ خامس آیت ۸ قال عز مجدہ واوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابرٰھیم حنیفا
آیت ۹ قال سبحانہ وتعالیٰ قل بل ملۃ ابرٰھیم حنیفا آیت ۱۰ قال جلت آلاؤہ
ومن یرغب عن ملۃ ابرٰھیم الا من سفہ نفسہ آیت ۱۱ قال تبارک اسماؤہ قد کانت
لکم اسوۃ حسنۃ فی ابرٰھیم والذین معہ من المؤمنین آیت ۱۲ قال جل ذکرہ
لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر ومن یتول عن
امرنا فان اللہ ھو الغنی الحمید ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا مسئلہ
شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں رب جل وعلا نے ہمیں ملت ابراہیم علی ابنہ الکریم
وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اوس سے اعراض کو سخت حماقت اور
سفاہت فرمایا اور اوسکی رسم وراہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرما دیا کہ جو ہمارے
حکم سے پھر جائے تو اللہ سب سے بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اوسی کے لیے حمد ہے وجہ سادس
آیت ۱۳ قال تقدست اسماؤہ اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ یہ
انبیاء ہیں جنھیں اللہ عز وجل نے راہ دکھائی تو تو اونھیں کی راہ کی پیروی کر صدر کلام میں احمد
ومسلم وابوداود ونسائی وترمذی وابن ماجہ کی حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے گزری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عشر من الفطرۃ قص الشارب
واعفاء اللحیۃ الحدیث دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرۂ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام
سے ہیں ازانجملہ لبیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلاۃ والتسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے
فرمایا راہ انبیا کی پیروی کرو۔ یہاں سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ آیہ کریمہ لا تاخذ بلحیتی میں لحیہ کا
فقط ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف بھی ارشاد نکلتا ہے کہ ہارون علیہ الصلاۃ
والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص ان اٹھارہ رسولوں میں ہیں جنکا نام پاک اس
رکوع میں بالتصریح ذکر فرما کر انکی اقتدا کا حکم ہوا قال سبحانہ ومن ذریتہ داود وسلیمن وایوب
ویوسف وموسیٰ وھرون وکذلک نجزی المحسنین وجہ سابع آیۃ ۴ قال
جل ثناؤہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین
نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہوئے پر
اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ ہم اوسے اوسکے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور
کیا بری پلٹنے کی جگہ مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز اول سے مسلمانوں کی
راہ داڑھی رکھنی ہے اہلبیت کرام وصحابہ عظام وائمہ اعلام اور ہر قرن وطبقہ کے اولیائے
اعلام وعلمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر
قوا زلہ اگر خلقۃ کسی کی داڑھی نہ نکلتی اسپر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب
سمجھا جاتا علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
ہونگے کہ داڑھیاں منڈائیں کترائیں گے اس پیشین گوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈن
منڈوں مشرشوں کی ترشین تراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے
بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رندوں اوباش وبد وضع لوگوں میں پھر اون میں بھی جو ایمان
رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو شنیع اور معاصی وقبائح سے برا جانتے ہیں
اور طریقہ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ اون میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے سامنے
جاتے لجاتے اونھیں منہ دکھاتے شرماتے ہیں الحمد للہ یہ اون کے ایمان کی بات

شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اوسے گناہ و قبیح جانیں مگر جوری سرزوری والوں سے خدا کی
پناہ کہ داڑھی رکھنے پر ٹھٹھے اڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام و ایمان بھی مونڈ کر
پھینکدیں۔ امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہ الملکی کتاب
مستطاب طریق المرید لاوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس
سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں وہذا لفظ المکی قال فی ذکر سنن الجسد ذکر ما فی
اللحیۃ من المعاصی والبدع المحدثۃ قد ذکر فی بعض الاخبار ان للہ تعالی ملئکۃ یقسمون والذی
زین بنی آدم باللحی وفی وصف رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ کان کث اللحیۃ وکذلک
ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیۃ رقیقہا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملأت ما بین منکبیہ وصفۃ بعض
بنی تمیم من رہط الاحنف بن قیس قال (وعبارۃ الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس)
وددنا انا اشترینا للاحنف لحیۃ بعشرین الفا فلم یذکر حنفہ فی رجلہ ولا عورہ فی عینہ وذکر کراہیۃ عدم
لحیتہ وکان عاقلا حلیما قد روینا من غریب وتاویل قولہ تعالی یزید فی الخلق ما یشاء قال اللحی
وذکر عن شریح القاضی قال (وبلفظ الاحیاء قال شریح) وددت ان لی لحیۃ بعشرۃ آلاف وفی
اللحیۃ من خبایا الہوی ودقائق آفات النفوس ومن البدع المحدثۃ اثنتا عشرۃ خصلۃ من ذلک النقصان
منہا وذلک مثلۃ وذکر عن جماعۃ ان ہذا من اشراط الساعۃ اھ ملخصا یعنی یہ ذکر ہے اون
معصیتوں اور نو پیدا بدعتوں کا جو لوگ داڑھی میں نکالیں حدیث میں ہے اللہ عزوجل
کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اوسکی قسم جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے زینت
بخشی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حلیہ شریفہ میں ہے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے
ہی ابوبکر صدیق کی بھی۔ اور عثمن غنی کی داڑھی دراز و باریک مولی علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ
بھرے ہوئے رضی اللہ عنہم احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین و علماء حکماے کاملین سے تھے
زمانہ رسالت میں پیدا ہوے سنہ ۶۷ ہجریہ میں وفات پائی) عاقل حلیم تھے (پاؤں میں کج تھا
ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) اونکے اصحاب نہ اوس کج پا افسوس
کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے
کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کے لیے داڑھی خریدتے اور تفسیروں سے

آیۂ کریمہ یزید فی الخلق ما یشاء کی تفسیر مین یہی روایت پہنچی کہ اللہ تعالیٰ بڑھاتا
ہے صورت مین جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (کہ اجلۂ ائمۂ تابعین سے
ہین زمانۂ رسالت مین ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہین امیر المومنین عمر فاروق پھر
امیر المومنین مولی علی کی سرکار مین قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوی مین انکی رائے
لیتے سنہ ۵۰ ہجری سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کہ میری آرزو
ہے کاش دس ہزار دیکر داڑھی ملجاتی۔ تو داڑھی مین شیطانی خواہشون کے بقایا اور نفسانی
آفتون کے دقائق اور نو پیدا بدعتون سے بارہ باتین لوگون نے ایجاد کی ہین از انجملہ
داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علما سے مروی ہوا
کہ یہ قیامت کی نشانیون سے ہے انتہی مدارج شریعت مین ہے آوردہ اند کہ لحیۂ
امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را ہمچنین لحیۂ امیر المومنین عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین و در حلیۂ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی
عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ وعریضہا یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالے
عنہ کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالی علی ابیہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم وجہ
ثامن آیت ۵ و ۶ قال تبارک شانہ فی البقرۃ وفی الانعام ولا تتبعوا خطوات
الشیطن انہ لکم عدو مبین شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن
ہے آیت ۷ قال عزوعلا یا ایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطن ومن یتبع
خطوات الشیطن فانہ یامر بالفحشاء والمنکر اے ایمان والو شیطان کے رستے نہ چلو
اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ تو یہی بیحیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے آیت ۸ قال
عز من قائل یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ
لکم عدو مبین فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ہل
ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ وقضی الامر والی اللہ ترجع
الامور ۱۵ اے ایمان والو پورے اسلام مین داخل ہو اور شیطان کے قدمون کی پیروی نہ کرو
یقیناً وہ تمہارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اوس کی طرف جھکو بعد اسکے کہ تمہارے پاس آچکین الٰہی

تحقیق تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار مین ہین مگر یہ کہ آئے
اونپر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤن مین اور فرشتے اور ہو جائے ہونے والی اور اللہ ہی
کی طرف پھرتے ہین سب کام۔ جلالین مین ہے نزل فی عبد اللہ بن سلام واصحابہ لما عظموا
السبت وکرہوا الابل بعد الاسلام یایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم الاسلام کافۃ حال
من السلم ای فی جمیع شرائعہ فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعہ عزیز لا یعجزہ شیٔ عن انتقامہ منکم
هل ینظرون ینتظر التارکون الدخول فیہ وقضی الامر تم امر ہلاکہم یعنی جب حضرت عبد اللہ بن سلام
اور اون کے ساتھی رضی اللہ تعالی عنہم کہ اکابر علماء یہود سے تھے مشرف باسلام ہوئے
عادت سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے کراہت آئی
رب عزوجل نے یہ آیتین نازل فرمائین کہ اے ایمان والو اسلام لائے ہو تو پورا اسلام
لاؤ اسلام کی سب باتین اختیار کرو یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادتین کافرون کی رکھو اور
اگر نہ مانو تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تم پر عذاب لاتے اوسے کوئی روک نہین
سکتا پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفری خصلتین اختیار کرین وہ کاہے کا انتظار کر رہے ہین
یہی نہ کہ آسمان سے اونپر عذاب اوترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک تمام کر دئے جائین
والعیاذ باللہ تعالی ان آیات مین رب العزۃ جل وعلا نے خصلت کفار اختیار کرنے پر کیسی
تہدید اکید و وعید شدید فرمائی اور شک نہین کہ داڑھی منڈانا اکثر خصلت کفار سے
عنقریب بعونہ تعالی بکثرت احادیث معتمدہ سے اسکا بیان آتا ہے اور خود بیان کی حاجت کیا ہے
کہ امر آپ ہی واضح اور نیز تقریرات سابقہ سے لائح۔ اصل مین یہ خصلت مشہور مجوس ملاعنہ
کی تھی اون سے اور کفار نے سیکھی جب عہد معدلت مہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر
فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ مین عجم فتح ہوا اور کسری خبیث کا تخت ہمیشہ کے لیے اولٹ
دیا گیا مجوس منحوس کچھ اسلام لائے کچھ بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگردان دیار الکفر
ہندوستان مین آنکلے یہان کے راجہ نے اون سے عہد لے کر تحریم اور وقتہ بقرہ کا عہد
لیکر جگہ دی ہنوز بے بہو وسے داڑھی منڈانا نوروز ومہرگان بنام ہولی و دیوالی
منانا اون مین آگ پھیلانا وغیر ذلک من الخصال الشنیعۃ اون سے اوڑا یا مجوس ایران کہ

مسلمان ہوئے تھے اون میں بہت بباطن اپنی تباہی ملک و افسر و تاراج مال و دختر کے باعث
دلوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمان کہلا کر
اسلام کی عزت و شوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین
رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن سبا یہودی خبیث نے
مذہب رفض ایجاد کیا اور رفتہ رفتہ یہ ناشدنی مذہب انہوں تک پہنچا ان آتش
پرستان مجوس کی دبی آگ نے موقع پایا کہ آہا اسلام میں بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المومنین
پر تبرا کیجیے اور خاص مومنین سے بچیے انہوں نے ہزار جان لبیک کہی اور سنے دین
کی تابہیل تفریح پہ چلی باپ دادا کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں نوروز و شاملہ و الرضیان
کی رائیں آئیں ادبار و اباحت وا جارت و اجارت فرج کی کیا گنتی نکاح محارم تک شطیر
رہا مگر پردہ حریم میں مستور رہا ادھر اسلامی فاتحوں کی شمشیر ناخنت نے سیاہان ہند
کے منہ سپید کر دیے ہزاروں مارے لاکھوں قید کیے یہاں تک کہ ہندو کے معنی ہی غلام
کے ٹھہر گئے یہاں کے مسلم مسلم ہوئے مگر ہزاروں اپنے آبائی خصال کے پابند رہے وا رضیان
رنڈیاں پیشہ سنائیں شادی کریں چھریاں رنگائیں عورتیں بد لحاظی کے کپڑے
پہنیں کنبے بھر کی سب غیرتیں سامنے آنے کے واسطے ایسی شادیوں میں معاذ اللہ فحش
گیت گائیں ہولی میں ہندی کی رسم یہاں تک کہ بہت پوربی اضلاع میں چھوت اور
چوکا تک مشہور اور اکثر دیہات میں ہولی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود
پھر اس عملداری میں شیوع نیچریت بیقیدی شرع و آزادی نفس کے لیے سونے میں
سہاگا کچھ اتباع فرنگ کچھ زنانی امنگ صفائی رخسار کا نصیب جاگا لاجرم اس
حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پایئے گا اصلا مذہبی پابند ہے یا رافضی یا پوربی
تہذیب کا دلدادہ نیچری یا جھوٹے متصوفہ یا ابتلائے رفض تھی یا باپ دادا ہندو نو مسلم
نا قابل یا ان چھوٹوں کا بگڑا آوارہ جاہل بہر حال اسکا مہند و منبع و مرجع و مطلع وہی خصلت
کفار جس سے خدا ناراض رسول بیزار جسپر قرآن عظیم میں وہ سخت وعید وہ قاہر
بار آئندہ آگے نہ ملنے کا ہر شخص مختار والتوفیق من اللہ العزیز الغفار

تنبیہ مستقیم احادیث میں حدیث (۱) امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی
و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب و اوفروا اللحی مشرکوں
کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو یہ لفظ صحیحین ہیں صحیح بخاری کی
ایک روایت میں ہے انہکوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ مسلم ترمذی
ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی خوب پست کرو مونچھیں اور
چھوڑ رکھو داڑھیاں روایت امام مالک و ابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ بیشک رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف
رکھنے کا حدیث (۲) احمد مسند مسلم صحیح۔ طحاوی آثار۔ ابن عدی کامل۔ طبرانی
اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے
دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب واعفوا اللحی
مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب کثیر
کرو داڑھیاں اور لو مونچھوں میں سے دوسری روایت میں زائد کیا وانتفوا الابط وقصوا الاظافیر
ابن عدی کی روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔ حدیث (۳) امام ابوجعفر طحاوی شرح
معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبہوا بالیہود مونچھیں خوب پست
کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو حدیث (۴) امام احمد مسند
طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان۔ ضیا صحیح مختارہ۔ ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ
باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قصوا
سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اہل الکتاب مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و
نصاریٰ کا خلاف کرو حدیث (۵) طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللحی وقصوا الشوارب پوری کرو
داڑھیاں اور کترو مونچھیں حدیث (۶) ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون
بن مہران سے راوی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انہم یوفرون سبالہم ویحلقون لحاہم فخالفوہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم اونکا
خلاف کرو حدیث (۷) ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ
بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔
حدیث (۸) ابو عبد اللہ محمد بن مخلد دوری اپنی جز حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خذوا من عرض لحاکم
واعفوا طولہا داڑھیوں کے عرض سے لو اور اون کے طول کو معاف رکھو حدیث ۹
خطیب بغدادی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں لا یاخذن احدکم من طول لحیتہ ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے
کم نہ کرے حدیث (۱۰) ابن سعد طبقات میں عبد اللہ بن عبد اللہ سے مرسلا راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی مگر مجھے میرے
رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔ اس حدیث کا واقعہ وہ ہے
کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب
حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام
سلاطین جہان نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا
اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ
رسالت کئے سنگ ایمان خسرو پرویز قبحہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور
باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی مدینہ بھیجکر اونھیں یہاں بلا دے باذان نے اپنے
ولاہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو روانہ مدینہ طیبہ کیا انہما حین دخلا علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکانا قد حلقا لحاہما واعفیا شواربہما فکرہ النظر الیہما وقال ویلکما من امرکما
بہذا قالا امرنا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی
وقص شواربی۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں
بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اون کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی
اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لیے کس نے تمھیں اسکا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو
پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب
نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں ترشوانے کا حکم فرمایا ہے مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں
کہ بابویہ و خرخسرہ اسوقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے اونکی یہ وضع
دیکھکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونکی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان
احکام حضور جان بوجھکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق
ایسی گندی صورت بنائے وہ کسقدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہیت
و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اوسی حال پر اوٹھتا ہے اگر روز قیامت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھکر نگاہ فرمالیے سے
کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا مسلمان کی پناہ امان نجات
رستگاری جو کچھ ہے اونکی نظر رحمت ہی ہے اللہ کی پناہ اوس بری گھڑی سے کہ وہ
نظر فرمانے کراہیت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔ اس کے بعد حدیث میں معجزہ مصطفےٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان و بابویہ و خرخسرہ و غیرہم
بہت اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حدیث (۱۱)
سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمۃ (ثقۃ ثبت) ثنا ابن وہب (ثقۃ حافظ
عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقۃ ثبت فقیہ زاہد) وذکر آخر قبلہ عن عیاش بن عباس القتبانی
(ثقۃ) ان شییم بن بیتان (القتبانی ثقۃ) حدثہ انہ سمع رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی
فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بریٔ منہ یعنی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے رویفع
شاید میں تیرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے
یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے بیزار ہیں (حدیث ۱۴) سنن ابی داود شریف میں اس
حدیث کو روایت کرکے فرمایا حدثنا یزید بن خالد (ثقۃ) نا مفضل (ھو ابن فضالۃ المصری ثقۃ)
نا عیاش (ذاک ابن عباس القتبانی ثقۃ) ان شییم بن بیتان اخبرہ بہذا الحدیث
ایضا عن ابی سالم الجیشانی (سفیان بن ہانی مخضرم وقیل لہ صحبۃ) عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہما یذکرہ ذلک وہو معہ مرابط بحصن باب الیون یعنی اسی طرح یہ حدیث حضور پر نور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی
حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں من عقد
لحیتہ الاکثرون علی ان المراد تجعید اللحیۃ بالمعالجۃ وانما کرہ ذلک لانہ فعل من لیس من اہل الدین
لتشبیہم قیل کانوا یعقدون فی الحراب فی زمن الجاہلیۃ تکبرا وتعجبا فامروا بارسالہا وذلک
من فعل الاعاجم وقال النورپشتی یفتلونہا کذا فی مجمع البحار والاول ہو الوجہ اھ مختصرا علامہ طیبی
حاشیہ مشکوٰۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں عقدہا ای جعدہا بالمعالجۃ ونہی
عنہا لما فیہ من التشبہ بہ من فعلہ من الکفرۃ یعنی داڑھی باندھنے سے مراد اوسکا مجعد
ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں اون سے تشبہ ہے۔ داڑھی
چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد و مرغول کرتے اور سکھ
ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جنکے ہر ہر راوی کی ثقاہت
وعدالت ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحفاظ ابن حجر سے نقل کر دی یاد رکھیں
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وہ بلا نہیں کہ ہلکا سمجھیں اور داڑھی
منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں۔ جب داڑھی باقی
رکھکر اوسکی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اسدرجہ باعث بیزاری محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پوری

مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس پر قدر موجب غضب و نار الٰہی واحد قہار
و رسول کردگار جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے الآثار حدیث ۱۴ و ۱۵
امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں رد عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن ابی لیلیٰ قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ یعنی امیر المومنین
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ
تابعین و اجلہ تلامذۂ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
ہیں ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی حدیث ۱۶
یہی دونوں امام مکی و غزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبد العزیز بشہادۃ وکان ینتف
عنفقتہ فرد شہادتہ ایک شخص نے سادس خلفائے راشدین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک
حصہ جسے کرکٹے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اوس کی شہادت رد فرمادی حدیث ۱۷
۱۸ و ۱۹ ۔ امام محمد بن ابی الحسن علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار و ابی الجلد
(جیلان بن فروہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون
لحاہم ولیس لہم خلاق آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے
نصیب ہیں یعنی اون کے لیے دین میں کچھ حصہ نہیں آخرت میں بہرہ نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین

فصل ۵

نصوص ائمہ کرام و علمائے اعلام میں بر اختصار

امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری
بحر الرائق پھر علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیہ ذوی الاحکام پھر
علامہ محقق محمد بن علی دمشقی در مختار پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح
سب علما کتاب الصوم میں فرماتے ہیں المعنی للکل واللفظ لحاشیۃ الدرر والغرر
الاخذ من اللحیۃ وہی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال لم یبحہ احد
واخذ کلہا فعل مجوس الاعاجم والیہود والہنود وبعض اجناس الافرنج یعنی جب داڑھی
یک مشت سے کم ہو تو اوس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں

یہ کیسے کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب سے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے نص ۶ تا ۱۲ - امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ پھر امام زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق پھر علامہ شرنبلالی غنیہ پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیہ کنز پھر علامہ سیدی احمد طحطاوی حاشیہ مراقی پھر علامہ سیدی محمد امین آفندی رد المحتار علی الدر المختار سب کے سب کتاب الجنایات

مسئلہ جنایت بحلق اللحیہ میں فرماتے ہیں یودب علی ذلک لارتکاب المحرم ہذا ہو بلفظ الکل الا الطوری فلفظہ یوذب علی ارتکابہ بالاجمل واڑھی مونڈنے والے کو سزا دیجائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا نص ۱۳ تا ۱۷ علامہ تورپشتی شرح مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات میں فرماتے ہیں

قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم وہو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والہنود ومن لاخلاق لہم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طہر اللہ عنہم حوزۃ الدین داڑھی تراشنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جنکا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو انسے پاک کرے نص ۱۸ و ۱۹ کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے سبحنہ

ما اسخف عقول قوم طولوا الشوارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتہم نعوذ باللہ سبحان اللہ کسقدر پوچ عقل ہے اون لوگوں کی جنھوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اوس خصلت کے جس پر تمام امم انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی فطرت ہے انھوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ نص ۲۰ تا ۲۲ - امام ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید میں اسکے عدم جواز کی تصریح فرمائی لمعات شرح مشکوٰۃ و نصاب الاحتساب باب سادس میں ہے

ہل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالقیون الجواب لا یجوز ذکرہ فی جنایات الہدایۃ وکراہیۃ التجنیس یعنی سوال کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے جیسے جھولا شاہی فقیر کرتے ہیں جواب ناجائز ہے ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہیۃ میں اسکی تصریح ہے نص ۲۳ و ۲۴

تبیین المحارم و رد المحتار میں ہے ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبتت للمرأۃ لحیۃ او شوارب
فلا تحرم ازالتہ بل تستحب منھ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ
نکل آئے تو اوسکو حرام نہیں بلکہ مستحب ہے نقص ۲۵ و ۲۶ مفہم شرح صحیح مسلم
للعلامۃ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے لا یجوز حلقھا ولا نتفھا ولا قص الکثیر منھا
داڑھی کا مونڈنا جائز نہ چننا نہ زیادہ کترنا نقص ۲۷ - امام شمس الائمہ کردری وغیرہ میں
فرماتے ہیں لا یحل للرجل ان یقطع لحیتہ مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے نقص ۲۸ تا ۳۰
یہی الفاظ امام ابوبکر نے فرمائے اور اون سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب
ثامن میں منقول ہوئے نقص ۳۱ و ۳۲ در مختار میں ہے فیہ (ای فی المجتبی) قطعت شعر راسھا
اثمت ولعنت زاد فی البزازیۃ وان باذن الزوج لانہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا
یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال رد المحتار میں ہے العلۃ المؤثرۃ فی اثمھا
التشبہ بالرجال فانہ لا یجوز کالتشبہ بالنساء انتہی مجتبی شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر
کے بال کاٹے تو گنہگار و ملعونہ ہو جائے بزازیہ میں اتنا زائد فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت ہو اسلئے
کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اسیلئے مرد پر داڑھی کا کٹنا حرام ہے اور علت گناہ
مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو سر کے بال ترشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی
وضع بنانا ہے جسطرح مرد کو داڑھی ترشنی حرام ہونیکی علت یہ کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں
ناجائز نقص ۴۱ امام علامہ قاری شرح شفا امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ
منھی عنہ داڑھی مونڈنے کی شریعت میں ممانعت ہے نقص ۴۴ علامہ شہاب خفاجی نسیم
الریاض میں فرماتے ہیں اما حلقھا فمنھی عنہ لانہ عادۃ المشرکین داڑھی مونڈنا منع ہے کہ یہ
کافروں کی عادت ہے نقص ۴۵ اشعۃ اللمعات میں ہے گذرا علت در حرمت حلق لحیہ
ہمین است نقص ۴۶ [illegible] حلق کردن لحیہ حرام است [illegible] فرنج و ہنود و جوالقیان
است کہ ایشان را قلندریہ گویند نقص ۴۷ فتح المعین شرح قرۃ العین میں ہے یحرم
حلق لحیۃ داڑھی مونڈنا حرام ہے فائدہ جسطرح داڑھی مونڈنا کترنا بالاتفاق حرام و گناہ
ہے یونہی ہمارے ائمہ جمہور علماء کے نزدیک اوسکا طول فاحش کہ حد سے بڑھایا جائے

جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہے امام قاضی عیاض
پھر امام ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں تکرہ الشھرۃ فی تعظیمھا کما تکرہ فی قصھا
وجزھا اوسکی حد ہی ذکر کرہ مالک طولھا جدا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وحضرت عبداللہ
بن عمر وحضرت ابوہریرہ وغیرہما صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالی عنہم کے افعال و اقوال
اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ وہمارے مذہب امام محمد رضی اللہ تعالی عنہما وعامہ کتب فقہ و [illegible]
کی تصریح سے اسکی حد یکمشت ہے ابھی نصوص علماء سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال
نہ جانا قبضہ سے زائد کا قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ ہدایہ میں بلفظ وجوب تعبیر کیا
تفصیل اسکی بحر ونہر اور در مختار اور اوسکے حواشی وغیرہا کتب فقہ اور مرقاۃ و لمعات شرح
وغیرہا کتب حدیث اور قوت القلوب واحیاء العلوم وغیرہا کتب سلوک میں دیکھیے قول عرب
اس کا قبضہ نا عاقل نے لکھا اور ہر او سکا قائل جانا مقبول ہی جسکو نقل کیا [illegible] اسی طول
فاحش و مفرط کی ناپسندی ہے ورنہ نفس طول تو سبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ بھر ہو
آخر جسم ہے اور جسم سے طول نامنفک تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام
عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم عرفی ملکی وقبائلی عادت ہمیشہ داڑھی رکھنی رہی ہے وہ اسکے
منڈانے کی مذمت کرتے اور اوسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح واصحاب
امام احنف سے گزرا قوت القلوب شریف میں امام ابویوسف رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے
من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ اور بعض ادیبوں سے نقل فرمایا فی اللحیۃ خصال نافعۃ
منھا تعظیم الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ورفعۃ فی المجالس والاقبال علیہ والتقدیم
علی الجماعۃ وتعظیمہ اسی طرح احیاء العلوم میں ہے یہ زنخدان کے وہ بال جو اس خلیع العذار
کے نزدیک حد اعتدال عرب اسکی مخرس ومذموم جانتے اور حکیم کیا اچھا سمجھتے ہیں یہاں تک
کہ اسپر مثلیں زبان زد ہوئیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ خیر الامور اوسطھا قال تعالی
وکان بین ذلک قواما وقال تعالی وابتغ بین ذلک سبیلا وقال تعالی
عوان بین ذلک کو سمجھنے کے بارہ میں امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال وہ قابل
بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں زیر حدیث [illegible]

اذا لم یرد الا تنفر الارض ذکر کیے جیسے دیکھنا ہو وہان دیکھیے تنبیہ وہم بقیہ دلائل تحریم مین دلیل
اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہی اور مثلہ حرام اب کتب فقہیہ سے کتاب الحج
کا احرام باندھیے نص ۳۸ ہدایہ مین ہی حلق الشعر فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجال نص
۳۹ کافی شرح وافی لا تحلق ولکن تقصر لان الحلق فی حقہا مثلۃ والمثلۃ حرام وشعر الراس
زینۃ لہا کاللحیۃ للرجل کما لا تحلق لحیتہ عند الخروج من الاحرام فکذا لا تحلق شعرہا نص ۴۰ و ۴۱
امام ملک العلما ابوبکر مسعود کاشانی بدائع پھر علامہ علی قاری مسالک متقسط مین فرماتے ہین
حلق اللحیۃ من باب المثلۃ نص ۴۲ و ۴۳ تبیین الحقائق والسعود مصری حلق راسہا
مثلۃ کحلق اللحیۃ فی الرجل نص ۴۴ نیز تبیین مین ہی لا یاخذ من لحیتہ شیئا لانہ مثلۃ نص
۴۵ و ۴۶ بحر الرائق وطحطاوی علی الدر واللفظ للبحر لا تحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ نص
۴۷ برجندی شرح نقایہ حلق الراس فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجل نص ۴۸
شرح اللباب اما المراۃ فلیس لہا الا التقصیر لما سبق من ان حلق راسہا مثلۃ کحلق الرجل اللحیۃ
نص ۴۹ طریقہ المحمدیہ سے گزرا کہ النقصان منہا مثلۃ ان سب عبارات کا حاصل یہی ہی
کہ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا یہ مسئلہ الیسا واضح جلیہ ہی
کہ مسلمانون کے تمام خواص وعوام اوس سے آگاہ ہین ہر ذی عقل مسلم جانتا ہی کہ جیسے
عورت کے حق مین گیسو بریدہ گالی ہی یونہی مرد کے لیے داڑھی منڈا۔ ہان ناپاک
طبائع کا ذکر نہین بہتیرے مرد زنانے بنتے محافل مین ناچتے اپنی مان بہن کے پیچھے طبلہ
بجاتے ہین اور ان حرکات سے اصلا عار نہین رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال
قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے یونہی یہ ارشاد بھی اقوال قدیمہ
رسل عظام سے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت حیا باش وہرچہ خواہی کن ہے اب امام ابوالبرکات
عبداللہ نسفی کا ارشاد ابھی گزرا المثلۃ حرام اشعہ سے گزرا علت درحرمت مثلہ ہین سے
احادیث صحیحہ کہ امید کرتا ہون مجموعا اس تحریر کے سوا شاید نہ ملین۔ حدیث ۱۸
امام احمد وبخاری ومسلم ونسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین لعن اللہ من مثل بالحیوان اللہ کی لعنت اوس پر جو کسی جاندار

کے ساتھ مثلہ کرے۔ طبرانی نے بسند حسن اون سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من مثل بحیوان فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین جو کسی

جانور کے ساتھ مثلہ کرے اوس پر اللہ و ملئکہ و بنی آدم سب کی لعنت حدیث ۱۹ شافعی

احمد۔ دارمی مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ طحاوی۔ ابن حبان بیہقی بخاری و

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی

لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ

اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی

راہ مین قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد توڑو نہ مثلہ

کرو نہ کسی بچہ کو قتل کرو حدیث ۲۰ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبد الجبار

بن احمد اپنی امالی مین حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمین ایک لشکر مین بھیجا فرمایا سیروا بسم اللہ و فی سبیل اللہ قاتلوا

من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تقتلوا ولیدا چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ مین جہاد کرو

خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بد عہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل حدیث ۲۱ حاکم

مستدرک مین حضرت ابن الفاروق رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فہذا

عہد اللہ وسیرۃ نبیہ لے خدا کی راہ مین لڑ منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نکرو نہ مثلہ

نہ بچوں کو قتل کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اوسکے نبی کا شیوہ ہے صلے اللہ تعالے

علیہ وسلم حدیث ۲۲ بیہقی سنن مین امیر المؤمنین مولے علی کرم اللہ تعالے وجہہ

حدیث طویل مین راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر

بھیجتے فرماتے لا تمثلوا بآدمی ولا بہیمۃ مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپایے کو حدیث ۲۳

تا ۲۵ احمد و بخاری حضرت عبد اللہ بن زید اور احمد و ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت زید بن

خالد اور طبرانی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النہبۃ والمثلۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور

۱۷ فلفظ و واقع فی ... بلفظ اصرف مثل باخیہ وذکر السہیلی عبد اللہ بن عمرو بالوا و قالوا ادری اھو ھو ... من قبلھم الناس ... [illegible]

مثلہ سے منع فرمایا حدیث ۳۲۶ و ۳۲۷ ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام ابوجعفر طحاوی و سلیمان بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ینہی ان یمثل بالبہائم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا حدیث ۳۲۸ و ۳۲۹ ابوبکر بن ابی شیبہ وامام طحاوی وحاکم حضرت عمران بن حصین اور اولیین وطبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن المثلۃ ہذا حدیث الحاکم عن عمران ومثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر وحدیثا المغیرۃ واسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا حدیث ۳۳۰ طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ینہی عن المثلۃ ولو بالکلب العقور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو حدیث ۳۳۱ و ۳۳۲ ابن قانع وطبرانی وابن مندہ بطریق موسی بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بشیء من خلق اللہ عزوجل فیہ روح خلق اللہ میں کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو حدیث ۳۳۴ و ۳۳۵ ابوداود وطحاوی حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلا راوی کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ ہذا لفظ ابی داود ولفظ الطحاوی قلما خطب خطبۃ الا امرنا فیہا بالصدقۃ ونہانا عن المثلۃ ولفظہما فی حدیث العرنیین عن قتادۃ بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان بعد ذلک یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ ونحوہ لابن ابی شیبۃ والطحاوی عن عمران فی الحدیث المار یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں حدیث ۳۳۶ طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بعباد اللہ اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو حدیث ۳۳۷ و ۳۳۸ ابن عساکر

وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا
سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا لا تمثل فیمثل اللہ بک یوم القیامۃ
حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اوسے اللہ تعالی مثلہ بنائیگا حدیث ۳۷ بیہقی
سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما کو جب
سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لا تغدروا لا تمثل لا تجبن لا تغلل عہد توڑنا مثلہ کرنا بزدلی
یہ خیانت حدیث ۳۸ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق
اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمن مہاجر بن ابی امیہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمان
بھیجا جس میں ارشاد ہے ایاک والمثلۃ فی الناس فانہا اثم ومنفرۃ الا فی قصاص لوگون کو مثلہ
کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص وعوض میں اللہ اکبر جب باؤلے
سے مثلہ حرام چوپائے درکنار کٹکھنے کتے سے ناجائز کتے سے بھی گندے حربی کافر سے بھی
مسلمان کا خود اپنے موئے کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت ہے
والعیاذ باللہ تعالی حدیث ۴۱ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر
فلیس لہ عند اللہ خلاق جو بالون کیساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہان اوسکا کچھ حصہ
نہیں والعیاذ باللہ رب العلمین یہ حدیث خاص مسئلہ مثلہ موئے میں ہے بالون کا مثلہ کیا ہے کلمات
ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈائے یا مرد داڑھی۔ یا مرد خواہ عورت بھوین کہ انہیں
کفرۃ الہند فی الحداد یا سیاہ خضاب کرے کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر
یہ سب صورتین مثلہ موئے میں داخل ہین اور سب حرام دلیل دوم داڑھی منڈانا نصاری صورت
بنانا اور عورتون سے تشبہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس وضع چال ڈھال
مین بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت وبدن مین۔ ظاہر ہے کہ عورت و مرد کا جسم ظاہر مین بالا
یہی چوٹی اور داڑھی ہے اسی طرف تسبیح ملائکہ مین اشارہ وارد ہوا امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ
اتقانی غایۃ البیان۔ علامہ طوری تکملہ بحر سب علما کتاب الجنایات اور امام حجۃ الاسلام

محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للہ
ملٰئکۃ تسبیحھم سبحٰن من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون والذوائب لیس عند الاتقانی فی نسختی
لفظ القرون بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جنکی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اوسے جس نے مردوں کو
زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز
ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی ولہذا نص ۵۰ و ۵۱ آیتیں جلیلین تو
واجبا ہیں فرماتے ہیں اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبہا تمیز الرجال من النساء فی ظاہر الخلق داڑھی
آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اوسی سے تمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہر صورت میں لاجرم
بزازیہ و در مختار ورد المحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو موئے سر مرد کو داڑھی کا قطع حرام ہے
کہ اس میں ایک کا دوسرے سے تشبہ ہے نص ۵۲ سیدی عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی
حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمرأۃ وتشبہ المرأۃ بالرجل انہما
مغیران لخلق اللہ مرد و عورت کا باہم تشبہ حرام ہونیکی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں آپس میں خدا کی بنائی چیز
بدلتے ہیں یہ اشارہ ہے اوسی آیہ کریمہ فلیغیرن خلق اللہ کیطرف یہ تو آیت تھی اب بتوفیق
اللہ تعالیٰ احادیث لیجیے حدیث ۳ لہ امام احمد ودارمی وبخاری وابوداود و ترمذی ونسائی
وابن ماجہ وطبرانی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال اللہ کی
لعنت اون مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور اون عورتوں پر جو مردوں کی طبرانی کی روایت
یوں ہے ان امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبہات
من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے
ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت اون عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں
اور اون مردوں پر جو زنانی حدیث لہ لہ بخاری ابوداود ترمذی اونھیں سے راوی لعن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوہم من بیوتکم رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا انھیں اپنے
گھروں سے نکال دو حدیث لہ لہ بخاری ابوداود ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین اخرجوا المخنثین من بیوتکم زنانون کو اپنے گھرون سے نکال
باہر کرو حدیث ۴۵ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ
الرجل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اوس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور
اوس عورت پر کہ مرد کا حدیث ۴۶ ابوداود بسند حسن عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل
لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الرجلۃ
من النساء ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کیگئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مردانی عورتون پر لعنت فرمائی حدیث ۴۷ امام احمد
بسند صحیح ایک تابعی ہذلی سے راوی مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما کی خدمت مین
حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری عبد اللہ نے پوچھا یہ کون ہے
مین نے کہا ام سعید دختر ابوجہل فرمایا مین نے سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا
من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال ہمارے گروہ سے نہین وہ عورت کہ
مردون سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتون سے ورواہ الطبرانی عن عبد اللہ مختصرا حدیث ۴۸
امام احمد بسند حسن اور عبد الرزاق مصنف مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی لعن رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبہون بالنساء والمترجلات من النساء المتشبہات
بالرجال وراکب الفلاۃ وحدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردون
پر جو عورتون کی صورت بنین اور مردانی عورتون پر جو مردون کی شکل بنین اور جنگل کے اکیلے سوار کو
یعنی جو خطر کی حالت مین تنہا سفر کو جائے حدیث ۴۹ طبرانی کبیر مین بسند صالح حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ ابدا
الدیوث والرجلۃ من النساء ومدمن الخمر تین شخص جنت مین کبھی نجائینگے دیوث اور مردانی عورت اور
شراب کا عادی حدیث ۵۰ احمد نسائی حاکم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ثلثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ
المترجلۃ المتشبہۃ بالرجال والدیوث تین شخصون پر اللہ تعالی روز قیامت نظر رحمت نفرمائیگا ماں

باب ۵ ہیجڑوں اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانیوالی اور دیوث حدیث ۵۱ نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث ورجلۃ النساء تین شخص جنت میں نجائینگے ماں باپ کا عاق اور دیوث اور مردانی عورت حدیث ۵۲ بیہقی شعب میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال والذی یاتی البہیمۃ والذی یاتی الرجال چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی حدیث ۵۳ طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی اربعۃ لعنھم اللہ فوق عرشہ وامنت علیھم الملئکۃ الذی یحصن نفسہ عن النساء ولا یتزوج ولا یتسری لئلا یولد لہ والرجل یتشبہ بالنساء وقد خلقہ اللہ ذکرا والمراۃ تتشبہ بالرجال وقد خلقھا اللہ انثی ومضلل المسکین وفی اخری لعن اربعۃ لعنوا فی الدنیا والاخرۃ وامنت الملئکۃ رجل جعلہ اللہ ذکرا فانث نفسہ وتشبہ بالنساء وامراۃ جعلھا اللہ انثی فتذکرت وتشبہت بالرجال والذی یضل الاعمی ورجل حصور ولم یجعل اللہ حصورا الا یحیی ابن زکریا علیہما السلام[ف] یعنی چار شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور انکی لعنت پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ اپنے آپ کو مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلا دینے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کنیز حلال رکھے اور یحییٰ علیہ السلام کی طرح تنہا رہے حدیث ۵۴ ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ والملئکۃ رجلا تانث وامراۃ تذکرت اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اوس مرد پر جو عورت بنے اور اوس عورت پر جو مرد بنے والعیاذ باللہ رب العالمین دلیل سوم داڑھی منڈانا کتروانا شعار کفار میں اول تو لفت ہے اور وہ حرام ہے مستقل کی متعدد احادیث میں گزرا کہ یہ خصلت شنیعہ مجوس و یہود و مشرکین کی ہے اور ہم سے نصوص عدیدہ ہیں کہ مجوسیوں یہودیوں ہندوؤں فرنگیوں کی سی اور حدیث اول و سوم و چہارم میں گزرا مشرکین کا خلاف کرو یہود و مجوس کی صورت نہ بناؤ اہل کتاب کی مخالفت کرو نیز ص ۳۵ تا ۵۵ صفحات سے گزرا کہ داڑھی بڑھانا سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ

[ف] ہذا وعید آخر غیر ما فی قرینہ فالظاہر تعدد الورود لا تغیر العبارۃ من الصحابی او راو بعدہ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

علیہ وسلم نے اپنی بیزاری اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اسمیں مجوسیوں سے تشبہ ہے علامہ طیبی و علامہ قاری [illegible]
کروجہ نہی مشابہت کفار ہے نص ۵۶ و ۵۷ بدائع امام ملک العلماء و شرح منسک متوسط میں ہے حلق
اللحیۃ تشبہ بالنصاری داڑھی منڈانی نصرانیوں کی سی صورت بنانی ہے نص ۵۸ جب مختار میں فرمایا
داڑھی نہ رکھنا یہود و ہنود کا کام ہے علامہ طحطاوی نے فرمایا والتشبہ بہم حرام اونسے تشبہ حرام ہے نص ۵۹
۶۰ علامہ اسمٰعیل بن عبد الغنی حاشیہ درر و غرر پھر علامہ عبد الغنی بن اسمٰعیل حاشیہ طریقہ محمدیہ [illegible]
آفات لسان میں فرماتے ہیں لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح اصح مختصر انگریزوں کی وضع [illegible]
میں کفر ہے حدیث ۵۵ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام
سنۃ الجاہلیۃ و مطلب دم امرئ بغیر حق لیہریق دمہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ تین شخص ناپسند ہیں حرم
میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی [illegible]
اوسکے قتل کی تلاش کرنے والا۔ علامہ طیبی نے مجمع البحار میں ہے اذا ترتب ہذا الوعید علی طلبہ فکیف
المباشر اولی جب سنت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنا بدرجہ اولی حدیث ۵۶ و ۵۷
بخاری تعلیقا اور احمد و ابو یعلی و طبرانی کاملاً حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
اور جملہ اخیرہ ابو داؤد نے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعل الذل والصغار
علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فہو منہم رکھی گئی ذلت اور خواری اوسپر جو میرے حکم کا خلاف کرے
اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ اونہیں میں سے ہے علامہ طیبی نے مجمع وغیرہ میں ہے ای من تشبہ بالکفار فی اللباس
وغیرہ فہو منہم او بالفساق [illegible] یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انہیں کافروں میں
سے ہے حدیث ۵۸ ترمذی و طبرانی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان
تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع و تسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر
سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے
اور نصاری کا ہتھیلیوں سے حدیث ۵۹ مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا جو ہمارے
غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں حدیث ۹۰ ابن حبان اپنی صحیح میں ابوعثمٰن سے
راوی ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا
جسمیں ارشاد ہوا ایاکم و زی الاعاجم پارسیوں کی وضع سے دور رہو تتمۂ سبیل۔ حدیث ۹۱
ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں حدیث ۹۲ ابن
عساکر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من
رغب عن سنتی فلیس منی جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں حدیث ۹۳
خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرہ سے نہیں
حدیث ۹۴ - ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی جو میری
سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں حدیث ۹۵
بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل عمل شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترتہ الی سنتی
فقد اہتدی ومن کانت الی غیر ذلک فقد ہلک یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش
کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو
دوسری جانب ہو ہلاک ہوجائے ربنا لقد تاب علینا وعجزنا الیک ونشکو الیک عناو فاقتنا
الیک لا تہلکنا بذنوبنا ولا تواخذنا بما عملنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ربنا انک رءوف رحیم
آمین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا محمد شفیع المذنبین وآلہ
وصحبہ اجمعین

خاتمہ

رزقنا اللہ حسنہا اب کہ بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہے کو پہنچا اگرچہ اپنا سے زمان کی ہمت اور دین و علم کی جانب رغبت معلوم کسی وہی تحریر سے کچھ چند ورق وسیکھنے بھی اونپر بار گران اور وہ اشتاون دیوانون کے دفتر اولٹ جائین سیری کہان لہذا ہم بعض مضامین رسالہ کا ایک جدول مین خلاصہ لکھتے ہین جنھین اللہ و رسول پر ایمان اور روز قیامت پر ایقان ہو ملاحظہ کرین کہ قرآن و حدیث و نصوص ائمہ و علمائے قدیم و حدیث مین داڑھی منڈانے کتروانے پر کیا کیا ہولناک سزائین وعیدین مذمتین تہدیدین وارد ہین ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی اور جو تفصیل چاہے تو فتوی وافی اب جسمین عذاب الٰہی کی طاقت ہو نیچریان عنود کی بات سنے مجوس و یہود کی صورت بنوان جانگزا آفتون کو گوارا کیسے اور جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا مونہہ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعار کفر سے کنارہ کرے

واللہ الہادی وولی الایادی۔

جدول اول سزاؤن وعیدون مذمتون کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والون کے حق مین آیات واحادیث ونصوص مذکورہ سے ثابت ہوئین

نمبر	سزا و مذمت	فرمان عدالت	[illegible]
۱	اللہ و رسول کے نافرمان ہین جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	آیات ۱۔۲۔۷۔۸۔۱۳۔۱۵ تا ۱۸۔۳۱۔۳۲ حدیث ۱ تا ۱۰۔۱۹ تا ۳۸۔۴۰۔۴۴۔۵۸	۴۱
۲	شیطان لعین کے محکوم ہین	آیت ۵	۱
۳	سخت احمق ہین	آیت ۱۰ نص ۱۸ و ۱۹	۳
۴	اللہ ان سے بیزار ہے	آیت ۱۴	۱
۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہین	حدیث ۱۱ و ۱۲	۲
۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے	حدیث ۱۰	۱

شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	تعداد ثبوت
۷	یہودی صورت ہیں	حدیث ۳ و ۴ نص ۱ تا ۵	۷
۸	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں	حدیث ۴ نص ۱ تا ۵-۱۳ تا ۱۷-۳۶-۵۶-۵۷	۱۴
۹	مجوس سے بدتر ہیں	حدیث ۳ و ۹ نص ۱ تا ۵-۱۳ تا ۱۷	۱۲
۱۰	ہندوؤں کیطرح بت پرست مشرکین کی سی ہیں	حدیث ۱ نص ۱ تا ۵-۱۳ تا ۱۷-۳۴-۳۶	۱۳
۱۱	مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں	حدیث ۴۷-۵۸-۵۹-۶۱ تا ۶۴	۷
۱۲	انہیں اپنی تصویروں نصاری و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں	حدیث ۵۶-۵۷	۲
۱۳	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنیکے قابل ہیں	حدیث ۴۳-۴۴ نص ۶ تا ۱۲	۹
۱۴	بدلنے والے فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں	نص ۱۸-۱۹-۳۵-۳۳ تا ۴۹-۵۲	۱۶
۱۵	زنانے مخنث ہیں	حدیث ۴۳-۴۴ نص ۱ تا ۵	۷
۱۶	خدا کے عہد شکن ہیں	حدیث ۳۱	۱
۱۷	ذلیل و خوار ہیں	حدیث ۵۶-۵۷	۲
۱۸	گھنونے قابل نفرت ہیں	حدیث ۴۰	۱
۱۹	مردود الشہادت ہیں	حدیث ۱۳-۱۴-۱۵	۳
۲۰	پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے	آیت ۱۸	۱
۲۱	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں	آیت ۱۸-حدیث ۶۵	۲
۲۲	دنیا میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں	حدیث ۱۶-۱۷-۱۸	۳
۲۳	عذاب الہی کے منتظر	آیت ۱۸	۱
۲۴	اللہ عزوجل کو بغض و دشمن و مبغوض ہیں	حدیث ۵۵	۱
۲۵	صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں	حدیث ۵۳	۱

[illegible]	فرمان عدالت	سزا و مذمت	نمبر
۳	حدیث ۷ ۳۴-۳۸ ۳۴	قیامت کو دن اونکی صورتین بگاڑی جائینگی	۳۶
۸	ہشت احادیث ۱۸-۴۲-۴۳-۴۴ ۴۵ - ۴۶ - ۴۸ - ۵۳ - ۵۴	اللہ و رسول کے ملعون ہین دنیا و آخرت مین ملعون ہین اللہ و ملئکہ و البشر سبکی اونپر لعنت ہو فرشتون نے اونکے لعنتی ہونے پر آمین کہی	۳۷
۱	حدیث ۵۰	اللہ تعالیٰ اونپر نظر رحمت نفرمائیگا	۳۸
۲	حدیث ۴۹ - ۵۱	وہ بہشت مین نجاسینگے۔	۳۹
۱	آیت ۱۴	اللہ عزوجل اونھین جہنم مین ڈالیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ	۴۰

الحمد للہ یہ مختصر رسالہ جسمین علاوہ زوائد کے اصل مقصد مین اٹھارہ آیتون بہتر
حدیثون ساٹھ ارشادات علما جملہ ڈیڑھ سو نصوص نے باطل کا ازہاق
حق کا احقاق کیا غرہ رجب روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۵ہجریہ قدسیہ کو قمر التمام و بدر سمام اختتام
اور بلحاظ تاریخ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و سراج افقہ سیدنا و مولٰنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین و آخر
دعونا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم

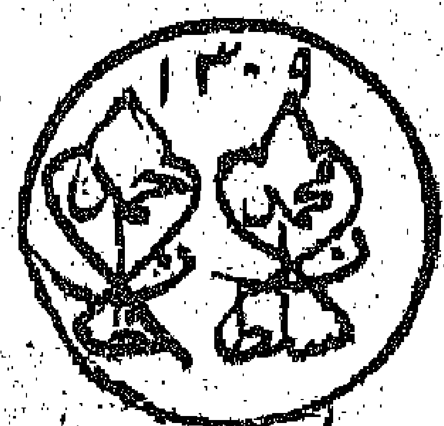
کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۲۹۴
۷
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

ما احسن ہذا التحریر العزیز التحریر الذی حررہ مولانا المحرر ، ولقد اصاب فی الجواب ، وفی ذیہ یشفی عجاب
لیسر منہ اولو النہی ، ولا ینبت بعد اولو اللحی ، لانہ اذا انبت القرطاس الیابس سطرا دالتی فاولی
ان ینبت الخد الرطب شعورا تنتفی ، کیف لا وقد رفع ہذہ مضایق الحارۃ الاعذار الباردۃ لمن تحققہم
مرض حلق اللحی ، وقد تبین مفاسدہ کالشمس فی الضحی ، اللاتی فیہا اقشعر المن یخاف عذاب ربہ
ویخشی ، واضطر الی الحق لمن یبعد النفس عن الہوی وینہی ، فعجب غایۃ العجب من ذی الشعور
الصحیح الذی لیس لہ دائر من الثعلب والحیۃ ، وقد اصبح بمرض اللحیۃ ، اللتی ہی زینۃ للرجل
ومحاسن ، ولذا یقال لہا المحاسن ، فمن ہذہ الوجوہ وجوہ من اطالہا احرار فی الاولی ، وبیضاء
فی الاخری ، ووجوہ من ازالہا صفرار فی الدنیا ، وسواد فی العقبی ، صاننا اللہ تعالی عن سواد
الوجہ فی الدارین ، ورزقنا اتباع سنۃ رسول الثقلین ، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ و
اصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ فی الیوم الازہر واللیل الدجی ، صلاۃ دائمۃ متوالیۃ
وسلاما متکاثرا متعاقبا لا تعد ولا تحصی ،

کتبہ عبدہ العاصی سلطان احمد البریلوی

عفی اللہ عنہ
۱۳۱۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحٰن من زین الرجال باللحی ، وجعل شعار اہل الشعور والنہی ، ومیزۃ الفحول من الانثی والخنثی ،
وافضل الصلوات ، واکمل التحیات ، وازکی التسلیمات ، وانمی البرکات ، علی اشرف البرایا واکرم
المطایا محمد المبعوث ہدی للناس مبشرا ونذیرا ، وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ، کث اللحیۃ تملو
صدرہ المتلالی المجلی ، وعلی آلہ واصحابہ الذین شعورہم وشعارہم شعر یسار العلی ، اما بعد فان ہذا
التحریر العزیز حری بان یقال لہ الشذور الابریزیۃ فیہ جواہر غالیۃ تسر بہ الخاطر ، ویسر الفتۃ تقر بہ النواظر
ولا غرو لانہ الممزوج من نتائج افکار الجہبذ السمیدع ، البحر المعظم ، والبحر المسلم ، حسن

محاسن الملة الزهراء، الذی افتخر به العلم والمجد والزکار، وسما علی اقرانه بالحمد والتقی والعلی، حجة اللّٰه عبد المصطفٰی، فقال من جید احمد رضاه، فما کان الا اسرع من الوحا، اذ اتی فی لمحة بلمعة الضحٰی فاسمی الدهر به اسما واضحٰی، سر الخرستة وبداه تحت شیابه، وقتل البدعة وسیفه فی جرابه، واقام علی الولید البلید الحاقة العظمٰی، والطامة الکبرٰی، وخمش فی خدود وحدوده، وخدش فی عذار اعذاره، نائحة فزاد من لحده والاعذار، فبعدا الی این القرار، وبای حدیث بعده یؤمنون، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون، فطوبٰی وطوبٰی لمن تبع الهدٰی، واولٰی فاولٰی لمن اتبع الهوٰی، فقد قال جل وعلا، ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدٰی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولٰی ونصله جهنم وساءت مصیرا ۝ فیا ایها الشقی المرید المریض، تلق المسیح الذی ادار علی عذاره کورته بالحلق الرحی، اصابتک حالقة الدین، بوفاق المارقین من الیهود والنصارٰی والمجوس والهنود، وسائر المشرکین، وخلاف المسلمین، بل المرسلین، بل وخاتم النبیین صلی اللّٰه تعالٰی علیه وعلیهم اجمعین، فالحذر الحذر یا من تنشر، وکان ان ینتصر، من حر نار سقر، لواحة للبشر لا تبقی ولا تذر، ومن انذر فقد اعذر، واللّٰه اکبر، علی من عتا وتکبر، وعصٰی وتجبر، وشل بالشعر

وانا العبد الضعیف محمد المعروف بحامد رضا رزقه اللّٰه شرعة الشریعة وشعرها واصلح عمله واعطاه حلیة التقی والرضا آمین آمین بجاه النبی الامین المکین فصلی اللّٰه تعالٰی علیه وعلی آله الطیبین واصحابه الطاهرین برحمتک یا ارحم الراحمین وکان ذلک لمنتصف رجب المرجب ۱۳۱۵ھ



حامدا ومصلیا

ہر شخص کو یہ بات معلوم ہی کہ ہر محکوم اپنے حاکم کی اطاعت وفرمانبرداری کے سبب اسکا مقبول اوسکا منظور نظر ہوکر ذی تمیز ہر دلعزیز سمجھا جاتا ہی ہم معاشر مسلمین کا سرتاج والی حامی ہم بیکسون

کاسہ ہمارا نجات آخرت کا وسیلہ غفران کا حیلہ ہماری ارزاق ہماری حیات ہماری کل کائنات کیا
جملہ کائنات کا موجب ہمارا قافلہ سالار ہمارا اعلیٰ سردار ہمارا البشیر ونذیر ہمارا ایسے ہمتا ممتنع النظیر
رفیع الشان سلطان ہمارا عالم پناہ بادشاہ جس کی رفعت کمال اور کمال رفعت سے بجز حضرت
واجب الوجود ممکن کا آگاہ ہونا ناممکن اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ ہماری ایسے
عظیم الشان سلطان عالم جانِ عالم جانان عالم کے اہلبیت مطہر ومکرم اور اسکے جلیل القدر جاروں
وزیر اعظم جو ملت حنیف ودین حنیف کے معین ومدد ومحافظ وناصر قیام نظام آئین اسلام کو اربع
عناصر اور اسکے ممالک کے صوبہ دار اور اسکے فوجی وعدالتی سردار اور اسکے خطبا نقبا اور اسکے منشی کا
خطوط نویس خطوط رسان اور اسکے ایک لاکھ چوبیس ہزار خاص نظارہ جمال کے شرف اندوز وغیرہم
جس امراہم کے حامل رہے ہوں ہم اور سبب بے پروائی یا حقارت کے باعث یا محض مرافقت وموافقت
مخالف یا اونکی متابعت ومشابہت کیلیے چھوڑ دین قطع نظر اسکے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم یا احکام
اس عمل کی پابندی کی نسبت صادر ہو چکے حیف ہے اور ہزار حیف ہر گاہ مخالف کو ہمارے اور ہمارے
موافق کی برائے نام مشابہت ناگوار تو ہمکو بدرجہ اولےٰ ایسے شائبہ شبہ عار ہونا ضرور اور انکا علم صفایا کرنے
والون کا منشا اس سے بصورت اہانت در ہتا ہے یا اشکال مخنث یا اندراج افراد سونٹ نیا اگر بیان
مین سوٹے ڈالین دیکھین کہ یہ صورت اس عمر مین اونکو پھبتی ہے یا صرف پھبتی شکل ثانی مین کوئی
کمال جمال ہے یا اظہار کمال نقص ہیئت ثالث مین کونسا حظ وکیف حاصل ہو سکتا ہے بہر کیف
اس مفید رسالہ مین جو کچھ اس فریق کیواسطے جامعیت کے ساتھ لکھا انتہا درجہ کا محقق اور
محض فیضان حق ہے فہو الحق المطابق والحق ان الحق احق بالاتباع لقد اجاد ہذا الحبر المتوقد النقاد
فیما اجاب وافاض وافاد والسعید الہادی الی سبیل الرشاد کتبہ افقر العباد عبیدہ النعمانی اوصلہ
اللہ تعالیٰ الی ما یحبہ ویرضاہ بحرمۃ السبع المثانی

